

ابن امیر شریعت، امیر احرار
حضرت سید عطاء الحسن بخاری رحمہ اللہ کی آخری دو نظمیں

تمنا

تمناؤں کے صحرا میں کھڑا ہوں
تمناؤں کا دریا سامنے ہے
تمنا ایک مجھ میں بھی بسی ہے
مگر یہ بے بسی سی بے بسی ہے
قدم اب ڈولتے ہیں

سانس بھی اکھڑی ہوئی ہے
ریت بھی پاؤں کے نیچے سے کھسکتی جا رہی ہے

انتقال سے پانچ روز قبل
ہفتہ ۶، نومبر ۱۹۹۹ء (پار بجے شب)
نشر ہسپتال - ملتان

"حیات جاوداں کا استعارہ"

ہست تنہا، ہست بیمار جیون ہے ہمارا
رویوں میں خلوص و صدق کے پیاسوں
ہم ایسوں نے

جہاں سارے کا سارا چھان مارا
اب آپہنچا نظر کے سامنے منزل کنار
ہمیں قیوم رب کا الٰہ اشارہ

حیات جاوداں کا استعارہ
ہمار جلوہ اش روشن ستارہ
خدا کا شکر ہے کہ وہ

خداوند تعالیٰ ہے ہمارا!

انتقال سے تین روز قبل
مئی ۹، نومبر ۱۹۹۹ء (ہوقت سحر)
نشر ہسپتال ملتان